

گویا تمام حواس اس خورد و نوش میں شریک ہوں گے اور لذت انتہا پر پہنچ جائے گی۔

مرزا غالب زندگی کی اس منزل پر پہنچ گئے، جب باصرہ کے سوا کوئی جس کار آمد نہیں رہی۔ وہ چاہتے ہیں کہ جب تک باصرہ باقی ہے۔ شراب کو دیکھنے سے جتنی لذت حاصل ہو سکتی ہے، وہ ہوتی رہے اور اس کیفیت کا صحیح اندازہ عرق نوش ہی کر سکتے ہیں۔

۱۴۔ لغات۔ ہم پیشہ : دو یا دو سے زیادہ آدمی، جن کا پیشہ ایک ہو۔ ایک پیشہ اور ایک ہی کام کرنے والے۔

ہم مشرب : دو یا دو سے زیادہ آدمی، جن کا مسک، مذہب اور طور طریقہ ایک ہو، نیز جو مل کر شراب پیئیں۔

مشرح : غالب تو میرا ہم پیشہ، ہم مشرب اور ہمراز ہے۔ وہی کام کرتا ہے، جو میں کرتا ہوں۔ وہ میرا ہم مسک ہے اور ہم اکٹھے کھاتے پیتے ہیں۔ میرے رازدوں میں بھی وہ شریک ہے، اُسے کیوں بُرا کہتے ہو؟ اچھا اگر تمہیں کہنے پر اصرار ہی ہے تو کم از کم میرے سامنے تو نہ کہو۔

کہوں جو حال تو کہتے ہو، "مدعا کیے" تمہیں کہو کہ جو تم یوں کہو تو کیا کیے؟
نہ کیو طعن سے پھر تم کہ "ہم ستم گر ہیں"
مجھے تو خو ہے کہ جو کچھ کہو، "بجا" کیے
۱۔ مشرح :
اے محبوب! اگر
میں اپنا حال زار
آپ کے سامنے
پیش کرتا ہوں تو
آپ کہہ دیتے ہیں
یہ طولانی داستان